سبق نمبر 10

موضوع

ختم نبوت کے موضوع پر اکابرین امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ

مولانا سعد کامران

سبق نمبر ۱۵

ختم نبوت کے موضوع پر اکابرین امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ

جب قادیانی قرآن واحادیث سے اجرائے نبوت پر کوئی دلیل پیش نہیں کرسکتے اور لاجواب ہوجاتے ہیں تو پھر چند بزرگان دین کی عبارات کو ادھورا پیش کرکے اس سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جب بھی قادیانی کسی بزرگ کی عبارت پیش کریں تو چند اصولی باتیں ذہن نشین کرلیں۔ قادیانیوں کا دجل خود ہی پارہ پارہ ہوجائے گا۔

1. سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب قادیانیوں کے نزدیک بزرگوں کے اقوال کو مستقل حجت نہیں تو وہ بزرگوں کے اقوال کیوں پیش کرتے ہیں ؟؟

کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

اقوال سلف و خلف در حقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔" (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود نے لکھا ہے:

"نبی کی وہ تعریف جس کی رو سے آپ (مرزا قادیانی) اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے ہیں۔ یہ ہے کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو کوئی نئی شریعت لائے یا پچھلی شریعت کے بعض احکامات کو منسوخ کرے۔ یا یہ کہ اس نے بلاواسطہ نبوت پائی۔ اور کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ یہ تعریف عام طور پر مسلمانوں میں مسلم تھی۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ 122)

لیجئے خود مرزا محمود نے تسلیم کرلیا کہ مرزا قادیانی کے آنے تک مسلمان نبی اسی کو سمجھتے تھے جو نئی شریعت لانے والا ہو۔ جب خود قادیانی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک ہی تعریف پائی جاتی تھی تو وہ پھر بزرگوں کی عبارات کو کیوں پیش کرتے ہیں ؟؟

2. ہمارا دعوی یہ ہے کہ بزرگان دین میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں تھا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی بن سکتا ہے اور فلاں شخص حضور ﷺ کے بعد نبی ہے۔

قادیانی تاقیامت ایسی عبارت کسی بزرگ سے ثابت نہیں کرسکتے۔

3. قادیانی جتنی بھی بزرگوں کی عبارات پیش کرتے ہیں ان میں اگر، مگر، چونکہ، چنانچہ کی قیدیں لگی ہوتی ہیں۔ اور ایسی عبارات جن میں اتنی قیدیں لگی ہوں ان عبارات سے عقائد کے معاملے میں کوئی بددیانت ہی استدلال کرسکتا ہے۔

یاد رکھیں عقائد کے معاملے میں صرف نص صریح ہی قابل قبول ہوتی ہے۔
پھر جن بزرگوں کی عبارات قادیانی تحریف و تاویل کرکے پیش کرتے ہیں ان بزرگوں کا درج ذیل عقیدہ ان کی ہی کتابوں میں موجود ہے۔

1) آپ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔
2) آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں بن سکتا۔
3) آپ ﷺ کے بعد آج تک کوئی شخص نبی نہیں بنا۔
4) جس شخص نے حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کیا۔ اس کو انہوں نے کافر ہی سمجھا۔

4. لے دے کے چند عبارات ہیں جن میں تاویل و تحریف کرکے قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نئے نبی آسکتے ہیں۔

حالانکہ آج تک قادیانی کوئی ایک عبارت بھی ایسی پیش نہیں کرسکے جس میں یہ 4 باتیں پائی جاتی ہوں۔

1) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کا ذکر نہ ہو۔
2) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت زمانی کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کے اس امت میں پیدا ہونے کی صراحت موجود ہو۔

3) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں محض اجزائے نبوت یعنی سچے خواب وغیرہ یا بعض کمالات نبوت ملنے کا ذکر نہ ہو بلکہ امت کے بعض افراد کے لئے نبوت ملنے کا ذکر ہو۔

4) جو عبارات قادیانی پیش کرتے ہیں ان میں ایسا نہ ہو کہ اس کے سیاق و سباق میں تو ختم نبوت مرتبی کا بیان ہو اور قادیانی اس عبارت کو ختم زمانی کے ذیل میں بیان کر رہے ہوں۔

(ختم نبوت زمانی اور ختم نبوت مرتبی کی تفصیل آگے آرہی ہے انشاء اللہ)

ہمارا دعوی یہ ہے کہ ان 4 شرطوں کے ساتھ آج تک کوئی قادیانی کسی بھی بزرگ کی کوئی ایک عبارت بھی پیش نہیں کر سکے۔ اور یہ اصول بھی یاد رکھیں کہ جب تک دعوی کرنے والے کے پاس اپنے دعوی پر دلیل موجود نہ ہو تو جس پر دعوی

کیا جارہا ہے اس کے ذمے جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

"شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ"

قادیانی شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی عبارات سے بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ بھی حضور ﷺ کے بعد نئے نبیوں کے آنے کے قائل ہیں۔

آیئے پہلے شیخ ابن عربیؒ کی اس عبارت کا جائزہ لیتے ہیں جو قادیانی بطور اعتراض کے پیش کرتے ہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

"تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ اگر کوئی ہو گا تو وہ میری شریعت کے تابع ہو گا۔"

(الفتوحات المکیہ جلد 2 صفحہ 3)

ہم قادیانیوں کی طرف سے شیخ ابن عربیؒ پر لگائے گئے الزامات کا جواب تو بعد میں دیتے ہیں لیکن پہلے قادیانیوں کو بتاتے چلیں کہ آپ کو ابن عربیؒ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"شیخ ابن عربیؒ پہلے وجودی تھے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 232)

اور وجودیوں کے بارے میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

”وجودیوں اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے یہ وجودی (شیخ ابن عربیؒ وغیرہ) سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 397)

جب مرزا قادیانی کے نزدیک شیخ ابن عربیؒ وجودی، قابل نفرت اور دہریے ہیں تو قادیانی کس منہ سے شیخ ابن عربیؒ کی عبارات پیش کرتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں؟؟؟

اب قادیانیوں کی پیش کردہ عبارت کے جوابات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

”جو وحی نبی اور رسول کے ساتھ خاص تھی کہ فرشتہ ان کے کان یا دل پر (وحی لے کر) نازل ہوتا تھا۔ وہ وحی بند ہوچکی۔ اور اب کسی کو نبی یا رسول کا نام دینا ممنوع ہوچکا۔“ (الفتوحات المکیہ جلد 2 صفحہ 253)

اس عبارت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ابن عربیؒ کے نزدیک حضور ﷺ کے بعد وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے۔ اب کسی کو نبی یا رسول نہیں کہہ سکتے۔

جواب نمبر 2:

شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

”وحی کا سلسلہ حضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہوگیا۔۔۔۔ سیدنا عیسی علیہ السلام جب اس امت کی قیادت کریں گے تو ہماری شریعت کے مطابق عمل کریں گے۔ آپ جب نازل ہوں گے تو آپ کے لئے مرتبہ کشف بھی ہوگا اور الہام بھی۔ جیسا کہ یہ مقام (اولیاء) امت کے لئے ہے۔“ (الفتوحات المکیہ جلد 3 صفحہ 238)

اس عبارت میں تو شیخ ابن عربیؒ سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے بھی انبیاء والی وحی کا بند ہونا بیان کررہے ہیں۔ بلکہ ابن عربیؒ کے مطابق سیدنا عیسی علیہ السلام کو اولیاء کی طرح کشف اور الہام ہوں گے۔

جواب نمبر 3:

شیخ ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت کا لفظ لغوی طور پر اولیاء کے مبشرات یا الہام وغیرہ پر بولا جاتا ہے۔ بلکہ ان مبشرات اور الہامات کے جن کو شیخ ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ شیخ ابن عربیؒ حیوانوں میں بھی لغوی طور پر نبوت کا لفظ بولتے تھے۔

جیسا کہ شیخ ابن عربیؒ نے لکھا ہے:

"اور یہ نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔" (الفتوحات المکیہ جلد 2 صفحہ 254)

لیجئے شیخ ابن عربیؒ تو حیوانات کی وحی کو بھی نبوت کا نام دے رہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے۔ کیا اب قادیانیوں کی بات مان کر حیوانات کو بھی نبی مان لیں؟؟

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ یہی تھا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کسی بھی انسان کو نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔ اور جن مقامات پر ابن عربیؒ نے نبوت کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں حقیقتاً نبوت مراد نہیں ہے بلکہ مجازی طور پر اولیاء کرام کے مبشرات یا الہامات کو نبوت کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ "نبوت میں مبشرات کے سواء کچھ باقی نہیں"۔

"مولانا قاسم نانوتویؒ کی عبارات پر قادیانی اعتراضات کا علمی تحقیقی جائزہ"

مولانا قاسم نانوتویؒ کی عبارات پر جائزہ لینے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ختم نبوت کی کتنی اقسام کو مولانا قاسم نانوتویؒ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

مولانا قاسم نانوتویؒ نے اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کی دو اقسام بیان فرمائی ہیں۔

1. ختم نبوت زمانی

ختم نبوت زمانی کا مطلب ہے کہ جس زمانے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کو نبوت ملی۔ اس

وقت سے لے کر قیامت تک اب کسی ایک انسان کو بھی نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔ اس لحاظ سے آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

2. ختم نبوت مرتبی

ختم نبوت مرتبی کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے تمام مراتب کی انتہا فرمادی۔ اور جتنے مرتبے حضور ﷺ کو ملے ہیں اتنے مرتبے کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ملے ہیں اور نہ ملیں گے۔ اور ختم نبوت مرتبی حضور ﷺ کو اس وقت سے حاصل ہے جب آدم علیہ السلام کا ابھی وجود بھی مکمل پیدا نہیں ہوا تھا۔

(ختم نبوت مرتبی کے بعد کم و بیش ایک لاکھ اور چوبیس ہزار نبی آئے لیکن اس سے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت مرتبی پر کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کو نبوت بھی ملنی تھیں اور انہوں نے تبلیغ بھی کرنی تھیں۔ لیکن تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا رتبہ حضور ﷺ سے کم ہی ہونا تھا۔ اس لئے حضور ﷺ کی ختم نبوت مرتبی پر فرق نہیں پڑا)

ایک اور تمہیدی بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قرآن پاک کی 99 آیات اور 210 سے زائد احادیث مبارکہ حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی پر دلیل ہیں۔ یعنی جب حضور ﷺ کا زمانہ نبوت شروع ہو گیا اس کے بعد اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ مسیلمہ کذاب یا مرزا قادیانی نبی یا رسول ہیں۔ یا ان کے علاوہ بھی کسی کو نبوت مل سکتی ہے تو یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور کفر ہے۔

ختم نبوت کی ان دو اقسام کو ذہن میں رکھیں تو قادیانی مولانا قاسم نانوتویؒ کی جو عبارت پیش کرتے ہیں اس عبارت کے بارے میں قادیانی دجل و فریب خود ہی واضح ہو جاتا ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے لکھا ہے:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہو گی ۔۔۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ (تحذیر الناس صفحہ 3، 28)

آپ اس تحریر کو غور سے پڑھیں، بار بار پڑھیں لیکن آپ یہی سمجھیں گے کہ واقعی مولانا قاسم نانوتویؒ سے غلطی ہوئی ہے۔ قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک تحریر نہیں ہے بلکہ 3 مختلف صفحات سے تین باتیں لے کر ان کو جوڑ کر ایک تحریر بنایا گیا ہے۔

پہلی عبارت یہ ہے:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل فضیلت یہ ہے کہ حضور ﷺ کا مقام و مرتبہ اصل چیز ہے۔ یعنی اصل چیز ختم نبوت مرتبی ہے۔

دوسری عبارت یہ ہے:

”میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔“

اس عبارت کے سیاق و سباق کو بالکل ہٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس عبارت سے کچھ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کیا بات ہو رہی ہے۔ قادیانیوں نے صرف اپنے دجل کو بیان کرنے کے لئے اتنی سی عبارت کو ساتھ جوڑا ہے۔

تیسری عبارت یہ ہے:

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

یہ اصل بات ہے جس کو لے کر قادیانی شور ڈالتے ہیں کہ دیکھو کہ مولانا قاسم نانوتویؒ خود فرما رہے ہیں کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے۔ یعنی مولانا قاسم نانوتویؒ کے نزدیک کسی نئے نبی کا حضور ﷺ کے بعد پیدا ہونا کوئی کفریہ عقیدہ نہیں ہے۔

آیئے قارئین قادیانیوں کے اس دجل کا پردہ بھی چاک کرتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ نے ساری بات فرضیہ طور پر کی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں

بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ" ۔

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر 22)

ترجمہ: "اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہوجاتے۔ لہذا عرش کا مالک اللہ ان باتوں سے بالکل پاک ہے جو یہ لوگ بنایا کرتے ہیں۔"

اب اس آیت کو پڑھیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر دو معبود ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ دو معبود بن گئے؟؟ ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بطور مثال یہاں بیان فرمایا ہے۔ کہ بالفرض اگر دو معبود ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔

اسی طرح مولانا قاسم نانوتویؒ نے بھی یہاں بطور مثال بیان کیا ہے کہ بالفرض اگر کوئی نیا نبی پیدا ہو بھی جائے تو حضور ﷺ کو جو مقام و مرتبہ یعنی ختم نبوت مرتبی حاصل ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آئے گا بلکہ جس مقام و مرتبے پر آپ ﷺ فائز ہیں۔ وہی حاصل رہے گا۔

اب آپ فیصلہ کریں کہ کیا مولانا قاسم نانوتویؒ ختم نبوت زمانی کے منکر بن رہے ہیں یا ختم نبوت مرتبی کو بیان فرما رہے ہیں؟؟

اصل بات یہ ہے کہ اس جگہ مولانا قاسم نانوتویؒ نے حضور ﷺ کی ختم نبوت مرتبی کو بیان کیا ہے اور قادیانی دجل وفریب کرتے ہوئے اس مثال کو ختم نبوت زمانی پر فٹ کرتے ہیں۔ حالانکہ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ مولانا قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے یعنی کوئی یہ کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد کسی نئے انسان کو نبی یا رسول بنایا گیا ہے تو وہ کافر ہے۔

یہ موضوع تھوڑا سا پیچیدہ ہے جب تک کچھ علوم سے شدبد نہ ہو اس وقت تک یہ دقیق علمی بحث سمجھ نہیں آتی۔ اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جواب نمبر 2:

مولانا قاسم نانوتویؒ نے لکھا ہے:

”سواگر اطلاق اور عموم ہے تب تو خاتمیت زمانی ظاہر ہے، ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے، ادھر تصریحات نبوی مثل:

”انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی-“ او کما قال-

جو بظاہر بطرز مذکورہ اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے، اس باب میں کافی، کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے، پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا۔ گو الفاظ مذکور بہ سند تواتر منقول نہ ہوں، سو یہ عدم تواتر الفاظ، باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ۔ باجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں، جیسا اس کا منکر کافر ہے، ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔“ (تحذیر الناس طبع جدید ص:18، طبع قدیم ص:10)

اس عبارت میں مولانا قاسم نانوتویؒ حضور ﷺ کے بعد کسی نئی نبوت کا دعوی کرنے والے اور اس کو ماننے والے کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس عبارت میں صراحت کے ساتھ موجود ہے:

1) خاتمیت زمانی یعنی آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا، آیت خاتم النبیین سے ثابت ہے۔
2) اس پر تصریحاتِ نبوی ﷺ متواتر موجود ہیں اور یہ تواتر رکعاتِ نماز کے تواتر کی مثل ہے۔
3) اس پر امت کا اجماع ہے۔
4) اس کا منکر اسی طرح کافر ہے، جس طرح ظہر کی چار رکعت فرض کا منکر۔

اتنی وضاحت کے بعد بھی مولانا قاسم نانوتویؒ پر ختم نبوت کا منکر ہونے کا الزام عقل و فہم سے بالاتر ہے۔

جواب نمبر 3:

اسی تحذیر الناس میں ہے۔

”ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی ﷺ خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی، اور مجھ سے پوچھئے تو میرے خیال ناقص میں تو وہ بات ہے کہ سامع منصف انشاء اللہ انکار ہی نہ کرسکے۔ سو وہ یہ ہے کہ..... “ (طبع قدیم ص:9، طبع جدید ص:15)

اس کے بعد یہ تحقیق فرمائی ہے کہ لفظ خاتم النبیین سے خاتمیت مرتبی بھی ثابت ہے اور خاتمیت زمانی بھی، اور "مناظرہ عجیبہ" میں جو اسی تحذیر الناس کا تتمہ ہے، ایک جگہ فرماتے ہیں:

"مولانا! حضرت خاتم المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں ......" (صفحہ:9 طبع جدید)

اس عبارت میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا واضح اظہار موجود ہے۔

جواب نمبر 4:

مولانا قاسم نانوتویؒ نے لکھا ہے:

"اپنا دین و ایمان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں، جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" (ص:144)

لیجئے آخری حوالے نے تو قادیانی دجل کو پاش پاش کر دیا۔

"خلاصہ کلام"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ عقیدہ ختم نبوت کے قائل بھی ہیں اور منکرین ختم نبوت کو کافر سمجھتے ہیں۔ البتہ "تحذیر الناس" میں مولانا قاسم نانوتویؒ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جس طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ختم نبوت زمانی حاصل ہے یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ختم نبوت مرتبی بھی حاصل ہے۔ یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جیسا مقام و مرتبہ بھی کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔